بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت اور طریقت

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ میں فرماتا ہے؛ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ(سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمھیں یاد رکھوں گا)۔ اور سورۃ العنکبوت میں اُس کا ارشاد ہے، وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ(اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے)۔ یاد بھول کے مقابل ہے،اور ذکر سے غفلت دور ہوتی ہے۔ چناں چہ صوفیوں اور مشائخوں نے سورۃ محمد میں اللہ تعالیٰ کے اس پرزور فرمان فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ(پس یہ جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں) کو لے کر اللہ کی یاد اور اس کے ذکر کے چند طریقے وضع کئے۔ جیسے لفظ "لَا" سے ہر چیز کی نفی کرنا، اور" إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ" سے صرف اسی کو معبود ماننا، اور پھر آخری لفظ "اللَّهُ" کو لے کر "اللَّهُ اللَّهُ" کرتے رہنا۔ ان صوفیوں کا تجربہ ہے کہ کلمہ طیبہ سے خطرات اور اوہام دُور ہوتے ہیں اور اللہ کے علاوہ ہر شئے کی نفی ہوتی ہے۔ اسمِ جلالہ یعنی "اللَّهُ اللَّهُ" سے استغراق پیدا ہوتا ہے۔" هُو" اور" اللَّهُ هُو" سے بالخصوص محویت و بے خودی آتی ہے۔

"دوام حضوری" یعنی مستقل یاد کے لیے یہ ضروری ہے کے پہلے ذکر اور یاد کی غرض سے پابندی سے بیٹھا جائے۔ پھر مخصوص الفاظ کے ساتھ ذکر جہری یعنی آواز کے ساتھ ذکر کا آغاز کیا جائے۔ جب ایک خیال سا قائم ہو جائے تو اس ذکر کو ذکر خفی میں بدل دیا جائے۔ پھر ذکر قلبی کی طرف بڑھیں، یہاں تک کہ ہر سانس اللہ کی یاد میں رہے۔

یاد رہے کہ اس توجہ کو حاصل کرنے کے لیے کسی کی باقاعدہ رہنمائی بھی ضروری ہے۔ یہ رہنمائی کسی مرشد یا پیر سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔اگر کسی شیخ کی باقاعدہ بیعت اختیار کر لی جائے تو پھر شیطان کے وسوسوں سے کافی حد تک بچا جاسکتا ہے۔اس پورے عمل کو اختیار کرنا ''طریقت'' کہلاتا ہے۔

طریقت پر چلنا کوئی نئی ایجاد نہیں۔ یہ پوری اسلامی دنیا میں شروع ہی سے مروج ہے۔ آج کل پاکستان میں دیوبندی، بریلوی اور دعوت اسلامی کے مسالک عام ہیں۔ان سب کے پاس" طریقت" بلا استشنا، نہ صرف قابل قبول ہے بلکہ ان سب کے شیوخ اور ان کے مریدین ان اصولوں پر عمل پیرا بھی ہیں۔البتہ یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اب وقت کے ساتھ اچھے شیوخ (مرشد/پیر) دن بدن کم کم نظر آنے لگے ہیں۔اس کے نتیجے میں مریدین کی تعداد بھی گھٹتی ہی جارہی ہے۔

محمد عبدالاحد صدیقی